

شکاگو کا عمارتیں

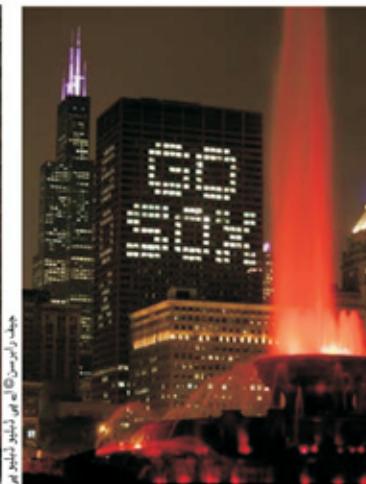
سدھارتھ بالا کرشن

شکاگو کو اس کے فن تعمیر کے مخلوقوں کی وجہ سے ایک زمانے سے جانا جاتا ہے۔ ذیل ائم سازی اساقتیائی نجیٹر مگ اور فن تعمیر کے شعبے میں نامور تمام لوگوں نے اس شہر میں عمارتیں تعمیر کی ہیں۔ ان میں فریبک لانڈ رائٹ کے تعمیر کردہ مثلی روپی ہاؤس سے لے کر جنے پر بڑی اسلوپ کے نام سے جانا گیا، بلکہ دشی امریکن فضل الارضن خان کے شاہکار فلک بوس سیئرس ناورٹک شامل ہیں۔ جہاں روایت اس طرح کی ہو وہاں اس جمنی کی گنجائش نہیں رہتی کہ جدید معماروں نے بھی اس ایلی نوائے شہر کو پسند کے مظاہرے کا مرکز بنایا ہو گا۔

اگر آپ اخترائی آرٹ اور فن تعمیر میں دلچسپی رکھتے ہیں تو شہر شکاگو کے قلب میں واقع ۱۰۰ میکٹر کا ملینیم پارک آپ کے ذوق کی تکمین کا کام شروع کرنے کے لئے بہترین جگہ ہے جہاں فن تعمیر سے متعلق اور صنعت کارانہ عناصر کا لامحدود خبر موجود ہے۔



اور پر: شکاگو کے ملینیم پارک میں جے پر زکر پولیں۔
دور دائیں: شکاگو کے سی این اے پلازہ میں شکاگو وہاٹ ساکس بیس بال ثیم کی حمایت میں روشن ایک پیغام اس کے باشیں جانب سیئرس ناور اور دائیں جانب بکھنگ فاؤنٹین ہے
دائیں: ملینیم پارک میں کراون فاؤنٹین سے لطف اندوز ہوتا ایک بچہ۔
نیچے: شکاگو اسکائی لائن۔



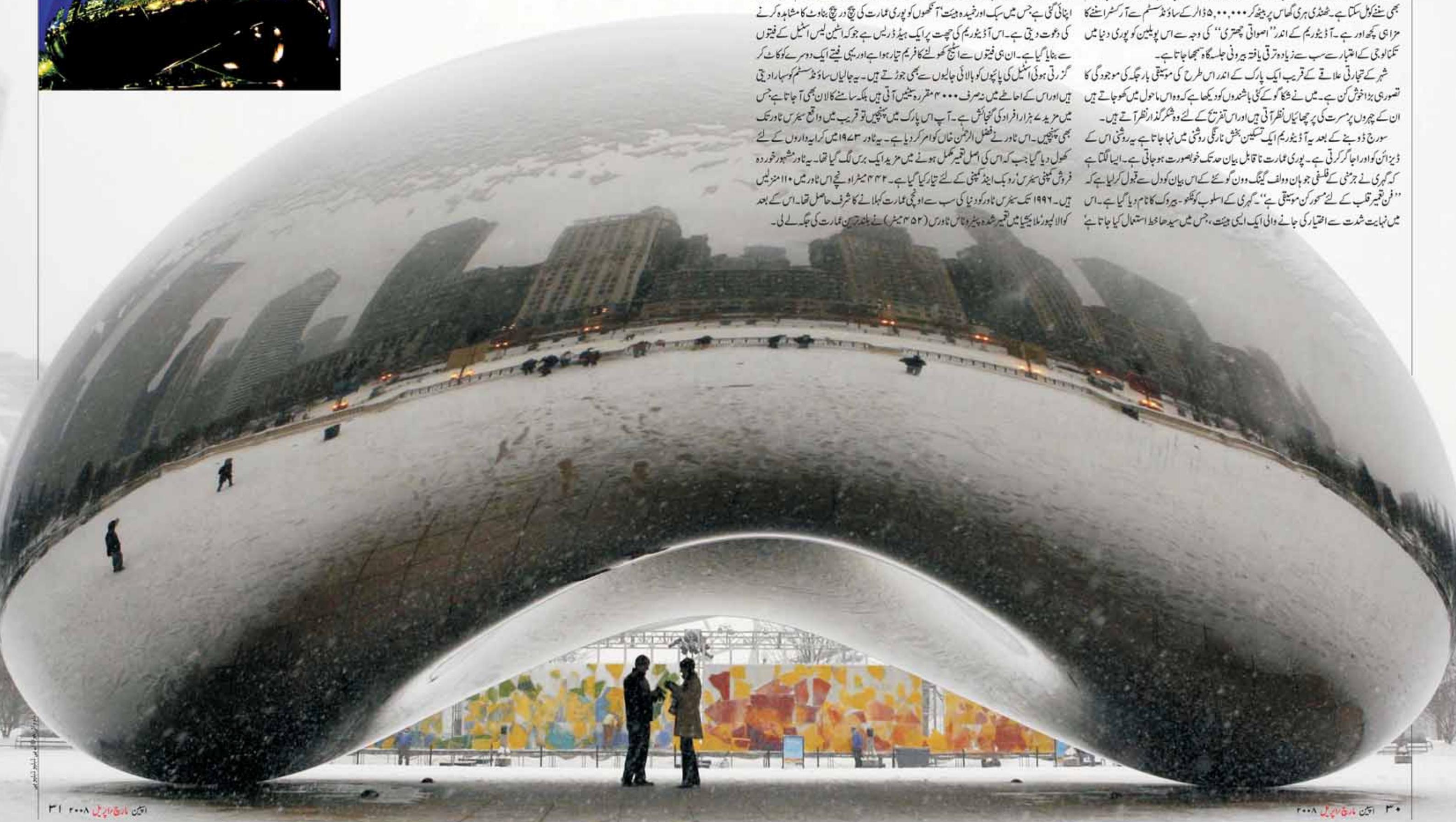
شہر میں جن لوگوں کو کھلایا جاتا ہے ان کے منہ سے پانی کی پھوار چھوٹی ہے۔ یہ جھرنا چند سینڈ ہوتا ہے اور اس کے بعد دھیرے دھیرے بند ہو جاتا ہے۔ بچے اس فوارے کے پاس بہت وقت گزارتے ہیں وہ تصویریوں کے سامنے کھڑے ہو کر منہ سے پانی کا جھرنا گرنے کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے ہی پانی کی پھوار آئئے کوہوتی ہے وہ اس سے بچے کی کوشش کرتے ہیں پہنسانے بتایا کہ شہر دم میں گھوٹے بھرتے ہوئے انہوں نے طرح کے فوارے دیکھے تھے اور ان سے ہی تحریک لے کر انہوں نے یہ فوارہ بنایا ہے۔ پہنسانے نے بتایا کہ ”فوس کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے یہ شہر میں پھر سے بنائی ہیں۔ ۵۰۰ سال سے وہ سب ایک ہی حالت میں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کی تکنالوژی ہمیں تھوڑا آگے جانے کی تحریک دیتی ہے۔“ ۳۳ میٹرو اونچا ایک محراب اس مجسمے کے نیچے والے پیغمبیر یحییٰ شہاف کے لئے ایک گیٹ فراہم کرتا ہے تاکہ تمام لوگوں کے دوچھرے ہوتے ہیں۔ ایک عوامی چھرو ہے اور ایک غیر معمولی۔ ہم لوگ غیر معمولی ہیں اور دیکھنے والے لوگ وہاں اس کی آئینی جیسی سطح کو چھوکیں اور مختلف زاویوں سے خود اپنے ہنگام دیکھیں۔ اسی میں کے قریب کراون فاؤنٹین واقع ہے جو ایک باذوق اور اثرگذشتہ طریقے سے شکاگو کی فلی ریگارنی کو پیش کرتا ہے۔ اپنی کے جسم ساز جامی پہنسانے اس فوارے کا ذی اہن تیار کیا ہے۔ اس فوارے میں بھی میں تھا۔“ رات کے وقت آس پاس کی فلک بوس عمارتیں اس تالاب میں ہزاروں ستاروں کی طرح چمکتی رہتی ہیں۔“ رات کے وقت آس پاس کی فلک بوس عمارتیں اس تالاب میں ہزاروں ستاروں کی طرح چمکتی رہتی ہیں۔“ اس کے بینے کی خوش کن اواز فوارہ کے ذریعہ شہر میں منتقل ہو جاتی ہے۔“ ہزاروں میں بینے والی ایک چھوٹی سی ندی شہر میں رہنے والے مختلف بیٹقات کے لوگوں میں سے ۱۰۰۰ افراد کے چھرے مسلسل بدلتی ہوئی ویڈیو تصویر کے طور پر کھائے جاتے ہیں۔ آپ جب ان بڑے بڑے چھروں کے قریب پہنچیں تو ہوشیار ہیں کیونکہ ان فوارے سے ذرا سی دوری پر ایک اور مسحور کن عمارت ہے۔ جس کا نام جے پر زکر پولیں ہے، جسے





بانی اور نیچے: ملینیم پارک میں انسش کپور کا بنایا ہوا ۱۱۰ فٹ وزنی فولادی محراب جسے کلاوڈ گیٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آرکیتیکٹ فریک گہری نے قیمت کیا ہے۔ اگر قسمت یادی کر جائے تو آپ کو وہاں ایک موہقی پر گرام بھی سننے کوں سکتا ہے۔ خندی ہری لگاس پر پینٹ کر ۵،۰۰،۰۰۰ روپے کے ساؤنڈ سٹم سے آرکیٹرائنے کا اپنائی گئی ہے جس میں سپک اور خنیدہ ویٹ آنکھوں کو پوری عمارت کی چیز دریچ بناوٹ کا مشاہدہ کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ اس آڈیو ریم کی چھٹ پر ایک ہیڈز فریس ہے جو کہ اشنیں لیں اسٹیل کے فیتوں سے بیٹھا گیا ہے۔ ان ہی فیتوں سے اسٹیل کو نکلنے کا فریم تار ہوا ہے اور یہی فیٹے ایک دوسرے کو کٹ کر گزرتی ہوئی اسٹیل کی پانچوں کو بالائی جانیوں سے بھی جوڑتے ہیں۔ یہ جالیاں ساؤنڈ سٹم کو سارے دنیٰ یہیں اوری براخوش کرنے ہیں۔ میں نے ٹھکانے کی پاٹھوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس ماحول میں موجود گی کا تصوری براخوش کرنے ہے۔ میں نے ٹھکانے کی پاٹھوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس ماحول میں موجود گی کا ان کے پھر وہ پر سرست کی پر چھایاں ظراحتی ہیں اور اس تفریخ کے لئے وہ شکر گزار نظر آتے ہیں۔ میں ہر یہ یہ ہزار فردا کی ٹھکانے ہے۔ آپ اس پارک میں ہنچیں تو قریب میں واقع سیمس نادرست کوئی ڈوبنے کے بعد یہ آڈیو ریم ایک تکین بخش نارکی روشنی میں نہما جاتا ہے یہ روشنی اس کے ڈیزائن کو اور اجاگر کرتی ہے۔ پوری عمارت ناقابل بیان حد تک خوبصورت ہو جاتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گہری نے جو منی کے قلبی بوناں وواف گینگ وون گوئے کے اس بیان کو دل سے قبول کر لیا ہے کہ فروش چکنی سیمس زو بک اینڈ ٹھکنی کے لئے تیار کیا گی ہے۔ یہ نادر ۳۲۴ میٹر اونچے اس نادر میں ۱۱۰ متریں "فن تعمیر قلب کے لئے محور کن موہقی ہے"۔ گہری کے اسلوب کو ٹکھو۔ بیر وک کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں نہایت شدت سے اختیار کی جانے والی ایک ایسی ویٹ، جس میں سیدھا خط استعمال کیا جاتا ہے کو ایک پورٹ مائیٹی میں تعمیر شدہ پیٹریو ناوس ڈاوس (۳۵۲ میٹر) نے بلند ترین عمارت کی جگہ لے لی۔





ذی لی سینٹر پلازہ میں پکاسو کا بنایا ہوا مجسمہ جسے بیس بال کیپ سے مزین کیا گیا ہے۔

1999ء میں ایمن رابرٹ جوکر فرانسی پا شدہ ہیں اور جنہیں اسپاڈر مین کہا جاتا ہے پہر سے اس نادو پر چڑھتے تھے۔ انہوں نے اتنی بلندی سر کرنے کیلئے صرف اپنے ہاتھ پاؤں استعمال کے تھے اور اپنی جان کی حفاظت کے لئے کسی اور چیز کا سہارا نہیں لیا تھا۔ جب وہ اپر پہنچنے تو گہری کہر چھائی ہوئی تھی جن کی وجہ سے اد پریک مزنوں کے شیئے اور فولاد کے بنے ہوئے پروپنی ہی سے میں پھسلن تھی۔

اس شہر میں فرانسیں تیر کے مزنوں کو دیکھنے کا عمل اس وقت تک تکمیل نہیں ہوتا جب تک کہ آپ نے ایسے سینٹر پلزا میں ۱۵ میٹر اونچائی پا کیا سوکھا بیالیہ ہوا جس سڑک کی زمینیں علم۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی پرندہ کھلایا گیا ہو یا عورت یا ایک بالکل تحریری ہیت ہے۔ پکاسو نے شکا گوکے عوام کو تختنے دینے کے لئے اس مجھے کا ۳۲۷ فٹ کا مائل تیار کیا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ پکاسو کو بھی اس کا احساس تھا کہ شکا گوکھی محسوس اور اخترائی ذیر ایکوں کو منا شیں میں پیش کرنے کی ایک درست جگہ ہے۔ تاہم اعلیٰ محسوس اٹھیا ہے اسی نیمی پیدا ایسیں اسٹل کار پورپشن نے تیار کیا۔ اس کے چھوٹے مزید معلومات کے لیے:

میلینیم پارک اور <http://www.millenniumpark.org/>

دی سینٹر نادو <http://www.thearstower.com/>

آپ اپنی دریافت کا یہ سفر امریکی آرکٹیک میں ماس وان ڈیروہ اور لوکس سولیوں کی پندرہ موجودہ عمارتوں کا معاون کے تکمیل کر سکتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب شہر میں ایک عمارت بہت سی حصیں میں جدیدیت کے تقاضوں اور نئے نظریوں اور لوگوں کو بانے کیلئے تو سعی کی شروعت نے ان میں سے کچھ عمارتوں کو نکل لیا۔ روہ نے ایک شورہ رائی پارکشنٹس نادی عمارت میں سامنے کی دیوار بنانے کے لئے شیئے کا استعمال کیا ہے۔ اور یہ شیئے کی دیوار آج پوری دنیا میں جدید فنری اور تجارتی مراکز کی پیچان بن گئی ہے۔

شکا گو ایک دل رہا شہر ہے۔ اس کی بہت سی عمارتیں اور ان کے ڈیزائن، فنچر اور آرکٹیک لوگوں کی نظر میں آنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ شکا گو کی عمارتیں اس چھائی کا اعتراف کرتی ہیں کہ انسان کے ذہن کو صرف اس کا پانچھلی ہی مدد و کرکتا ہے۔

سدھار تھج بالا کر شن، نئی دلی کی ایک کنسٹلٹیشن فرم سے وابستہ ہیں اور فرنی لائس نریول رائٹر بھی ہیں۔ اس مضمون کے متعلق اپنی رائے اس پتے پر لکھیں: editorspan@state.gov

خان کی فلک بوس عمارتیں امریکہ میں کافی بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہیں۔ جیسا کہ خود انہوں نے ایک مرتبہ کہا کہ ان نادووں سے لوگوں کو "آسمان میں رہنے کے کام کرنے کی" عادت پڑ گئی ہے۔ شکا گو کے رہنے والے لوگ اکثر یہ طیفہ سناتے ہیں کہ اس نادو کی سب سے اوپری منزلوں میں رہنے والے لوگ اکثر دروازے پر تینات چوکی دار کو فون کر کے پہنچاتے ہیں کہ کیا نیچے بارش ہو رہی ہے؟ یا برف پڑ رہی ہے؟ کیونکہ وہ لوگ صحیح معنوں میں نیچے لکھتے ہوئے بادلوں سے بھی اور پر رہتے ہیں۔

اس نادو کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے کہ جس کو بندلہ ٹوبس کہتے ہیں۔ یہ ایک خاص طریقہ تعمیر ہے جس میں فولاد کے پتے سلنڈروں کو سمجھا کر کے زیادہ موٹا سوتون تیار کیا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے تیز آنڈھیوں کیلئے شہر ہمیں بلندگ کا نجدی کی زد میں آنے سے روکا جاتا ہے۔ یہ پوری عمارت مختلف اونچائی کے چکوں ستوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ ۵۰ ویں منزل پر پہنچ کر ایک دوسرے کے سامنے آئے کھڑے ۲ ستون ختم ہو جاتے ہیں۔ یا ایک طرح سے پہلا قدم ہے۔ دوسرا قدم ۲۲ ویں منزل پر ہے کیونکہ وہاں مزید ۲۲ آٹے کے کھڑے ستوں ختم ہوتے ہیں۔ آخری قدم ۹۰ ویں فرش پر ہے جہاں ۳ ستون ختم ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اس سے سادھا ناد مزید ۲۱ ستونوں تک برقرار رہتا ہے اس کا تباہی ہے کہ اس عمارت کی گھصویریں اتنی ہیں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ تصویریں مختلف ہوئے کا دار و دار اس پر ہے کہ تصویریں سستے لی گئی ہے اور کچھ لوگ تو اس عمارت کو ایک بارہ کمکی لئے کفراں العجمی اسے نہیں پچان پاتے۔

شهر گرد باد، ایک جہاں گرم جوش

سریندر کمار

شکا گو جاذب میں اور **کھڑکی** گریبیں میں دو ایک الٹف شہر ہوتے ہیں۔ جاذب میں ۲۰۰۴ء میں درج تک تیند کرنے والی خشک کے علاوہ انتہائی سرد ہے اسی بھی ہوتی ہیں جو اس موسم کا عادی تھا۔ اس کو پہاڑ کر دیتی ہیں اسکیں ایک سردی کا مقابلہ کرنے کے بعد آپ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ساڑھے شہی گن ایونیورسٹی پر اپنے بھٹ پاہیز کی ۱۹ ویں منزل سے برپا ری کا مختصر دیکھنا ہے میں بڑا چھالا تھا۔ کافٹ پارک اور ایک مشن کا سارا علاقہ برف کی دیزی لامبائی پار ہے جیسا معلوم ہتا۔ ملائم پاک اور مکنی فیفت ملک کے بہرہ درفت جن پر کرس کی روشنیاں لگی ہوتی ہیں، عظیم الشان معلوم ہوتے۔ شکا گو سفی ایک آرکسٹرا ہاں اور ایک بار میں ہر شام آٹھا ہوئے والے موسمی اور ایک دوچھٹا کے شہدا بیٹوں کے جوش و خروش کو سردی کی شدت کی بھی بھی خشکا دیتی۔



لیکن جون کے آخر کھڑک ملائم پاک اور گرافٹ کار پارک کا سارا عادی دوسرے طرف شکا گو کے ایک ریسٹورینٹ ہاؤس اف بیلوز میں۔

پانچتیہم سے لے کر قیلہ میڈیم اور یاچ کلب، نیلی پارک سربرز و شاداب اور لالا کے دنگ اور لیلی کی خوبی سے مبک احتاہے۔ جاں آدمیں کا سمندر ہے اسی دوستہ، جا گلکی سا نکل کر جانظر آتا ہے اور لوگ صرف نہتے ہوتے ہیں۔ میں اتنی ہی بار قدرتی حسن کو اپنے اندر سمجھا ہوا، شکا گو کوچک کارڈ میچے خوبصورت آفیٹی طحلوکی سائیٹ کرتا ہوا جانیا گوئی میوقتی سمتا ہوا الٹھ کھانوں کو کھلتا ہوا، لوگوں کو کھوکھو کر چلا جاتے ہیں اور کچھ دوسرے لوگ کافنوں میں مول قول کرتے ہوتے ہیں۔ گرمیں میں لیک مشن گن میں ہزاروں کشیں کا ازاد ہاں ہے اور آسمان چھٹے اتھے ہوائی جاذب میں سے گمراہتا ہے۔

کئی ماہیوں اور گھنٹوں کا میں نے اہتمام کیا تھا۔ بعض انجامی روش دماغ لوگوں سے ملاقات کی دلشیزی افسش ہیں۔ جاذب میں شکا گو سرد ہو سکتا ہے لیکن اس کا دل شکا گو وہ لوگوں کی گرمیوں کی طرح گرم ہے۔

سریندر کار فوری ۲۰۰۰ء سے اگست تک ۶۰ کوئی میں ہندوستانی قنصل بزرگ تھے۔ اب ہندوستانی وزارت خارجہ کی فارم سروس انسٹی ٹیوٹ کے ذریں ہیں۔